دولة الإمارات العربية المتحدة
الهيئة العامة للشؤون الإسلامية والأوقاف

الجمعة: ١١ شوال ١٤٤٠هـ
الموافق: ٢٠١٩/٦/١٤

یقیناً اَبرار اور نیک حضرات جنت کی عظیم الشان نعمتوں میں ہوں گے

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ، أَكْرَمَ عِبَادَهُ الْمُتَّقِينَ الْأَبْرَارَ، وَرَفَعَ مَنَازِلَهُمْ مَعَ النَّبِيِّينَ الْأَخْيَارِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ)(١).

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! یقیناً نیکی اور تقوی کی شریعت اسلامیہ میں بہت زیادہ اہمیت ہے اور اس کا بڑا عظیم الشان مقام و مرتبہ ہے باری تعالی جَلَّ جَلَالُهُ اَبرار اور نیک حضرات سے خوش ہوتا ہے ان کا ذِکر خیر عام فرماتا ہے ان کے درجات بلند فرماتا ہے فرشتوں کے ذریعے ان کے نیک اعمال لکھواتا ہے پھر ان اعمال کو

---

(١) يوسف : ٥٧.

عِلِّيِّين میں محفوظ فرماتا ہے[1] خدائے عزّوجلّ کا ارشاد ہے :(كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ* وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ* كِتَابٌ مَرْقُومٌ* يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ)[2]. خبردار نیک لوگوں کا اعمال نامہ عِلِّيِّين میں ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ عِلِّيِّين میں (رکھا ہوا اعمالنامہ) کیا چیز ہے وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے جسے مقرب فرشتے (شوق سے) دیکھتے ہیں یعنی فرشتے ہر آسمان سے حاضر ہوتے ہیں اور نیک لوگوں کے اعمالناموں کا مشاہدہ کرتے ہیں[3] بہر حال باری تعالی کے نیک بندے اور اَبرار قیامت کے دن خصوصی نعمتوں میں ہوں گے اللہ رب العزت کا فرمان عالیشان ہے :(إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ* عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ)[4]. یقین جانو نیک حضرات جنت کی نعمتوں میں ہونگے آرام دہ مسہریوں اور مسندوں پر بیٹھے (حسین مناظر کا) نظارہ کررہے ہونگے ان کو جنت میں ایسی نعمتیں عطا کی جائیں گی جو کبھی ختم نہ ہوں گی اور ایسے عطایا نصیب ہوں گے جن کا کبھی اختتام نہیں ہوگا جبکہ سب سے بڑی

---

(۱) تفسیر ابن کثیر : (۸/۳۵۲).

(۲) المطففین : ۱۸ - ۲۱.

(۳) تفسیر ابن کثیر : (۸/۳۵۲).

(۴) المطففین : ۲۲ - ۲۳.

نعمت اور سعادت یہ حاصل ہوگی کہ ان کو رب کریم کا دیدار نصیب ہو گا [(۱)] باری تعالی ان کے چہروں کو نعمتوں کی شادابی اور مسرتوں کی چمک سے منور فرمادے گا رب کریم جَلَّ جَلَالُہٗ کا فرمان ہے:(تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ* يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ* خِتَامُهُ مِسْكٌ وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ)[(۲)].ان کے چہروں پر نعمتوں میں رہنے سے جو رونق ہوگی تم اسے صاف پہچان لو گے اُنہیں ایسی خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی اور یہی وہ چیز ہے جس پر للچانے والوں کو للچانا چاہیے

نیکی اور تقوی کی راہ اپنانے والو! آیئے اس پر غور کریں کہ بِرّ اور نیکی کیا ہے اور ہم کس طرح ابرار اور نیک لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں؟ تو جاننا چاہئے کہ بِرّ ایک جامع اور وسیع لفظ ہے جو ہر قسم کی نیکی اور طاعات کو شامل ہے جنہیں بندہ اللہ کی رضا کیلئے انجام دیتا ہے اور جن کے ذریعے وہ رب کائنات کی قربت حاصل کرتا ہے [(۳)] بِرّ اور نیکی کی سب سے اول اور اہم صفت اور سب سے پہلی اور بنیادی خوبی ایمان باللہ ہے

---

(۱) تفسير ابن كثير : (٣٥٢/٨).
(٢) المطففين : ٢٤ – ٢٦.
(٣) تفسير الرازي : (٢١٣/٥).

بلاشبہ اللہ تعالی پر صدق دل سے ایمان لانا اسی طرح اس کے فرشتوں پر اس کے رسولوں پر اس کی کتابوں اور یوم آخرت پر ایمان لانا برّ اور نیکی کی سب سے اہم بنیاد ہے[1] چنانچہ باری تعالی کا فرمان ہے: (لَّيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ)[2]. نیکی بس یہی تو نہیں ہے کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتابوں پر اور (اس کے) انبیاء پر ایمان لائیں، پس اللہ کے مخلص بندے ہر وقت اپنے ایمان کی حفاظت کرتے ہیں اس کا استحضار رکھتے ہیں ایمان ویقین کی دعوت پر لبیک کہتے ہیں ابرار کی جماعت میں شامل ہونے کی اور اسی جماعت کے ساتھ موت کی تمنا رکھتے ہیں اور اس کیلئے اللہ تعالی سے اس طرح دعا کرتے ہیں: (رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ)[3]. اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ وہ ایمان لانے کیلئے پکار رہا ہے کہ تم لوگ اپنے رب پر ایمان لاؤ سو ہم ایمان لائے اے ہمارے رب پس ہمارے گناہوں کو مُعاف فرمادے اور ہماری

---

(١) تفسير ابن كثير : (١/٤٨٦).
(٢) البقرة : ١٧٧.
(٣) آل عمران : ١٩٣.

برائیوں کو ہم سے زائل کر دے اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ موت دے ایمان کے بعد ابرار وصالحین کا سب سے افضل اور اعلی عمل نمازوں کی پابندی ہے نماز افضل ترین عبادت ہے اس کی پابندی اور مُحافَظت میں مسلمانوں کی حقیقی کامیابی ہے آپ ﷺ کا ارشاد ہے: «صَلَاةٌ عَلَى إِثْرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ»[1].

ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی ادائیگی جبکہ ان دونوں کے درمیان کوئی لغویات نہ ہو تو اس سے بندے کا اعمال نامہ عِلِّیِّین میں ہوتا ہے یعنی اس عمل کی برکت سے بندہ ابرار میں شامل ہو جاتا ہے کیونکہ عِلِّیِّین میں ابرار اور نیک لوگوں ہی کے اعمال نامے رکھے جاتے ہیں الحاصل نماز کو اس کے صحیح وقت پر ادا کرنا خشوع وخضوع کے ساتھ رکوع کرنا تضرع اور عاجزی کے ساتھ سجدے کرنا اور پوری طُمانینت اور آداب ومستحبات کے ساتھ اپنی نماز مکمل کرنا بہت بڑی نیکی اور بِرّ ہے[2] اسی طرح اللہ کے فضل وکرم اور اجر وثواب کی امید میں صدقہ کرنا اور نیکی کی راہوں میں خوش دلی سے خرچ کرنا بھی اللہ تعالی کو بے انتہا پسند ہے اخلاص کے ساتھ صدقہ کرنا ابرار اور نیک لوگوں کی صفات کا حصہ ہے چنانچہ رب ارحم الراحمین کا فرمان ہے: (وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ

---

(١) أبو داود : ٥٥٨، وأحمد : ٢٢٣٠٤.
(٢) تفسير ابن كثير : (٤٨٨/١).

الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ)[1]. اور اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں یتیموں مسکینوں مسافروں اور سائلوں کو دیں اور غلاموں کو آزاد کرنے میں خرچ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں ایک دوسری آیت میں صدقہ وخیرات کی فضیلت اس طرح بیان کی گئی :(لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ)[2]. تم لوگ نیکی کے مقام کو اس وقت تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ تم ان چیزوں میں سے (اللہ کے لئے) خرچ نہ کرو جو تمہیں محبوب ہیں اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو اللہ اسے خوب جانتا ہے

حضراتِ سامعین ومعزز خواتین! ایک مومن نیک اعمال اور حسن اخلاق کی برکت سے ابرار میں شامل ہوجاتا ہے اور وہ بِرّ اور نیکی کے اعلی مرتبے تک پہونچ جاتا ہے ایک حدیث میں حسن اخلاق کو عین بِرّ اور سراپا نیکی فرمایا گیا ہے: «الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ»[3]. بِرّ اور نیکی تو حسن اخلاق ہے الحاصل اعلی اخلاق اور پاکیزہ صفات سے آراستہ ہونا بِرّ اور نیکی کی انتہائی اہم صورت ہے اسی طرح وعدہ وفا کرنا اور مُعاہدہ پورا کرنا بھی بِرّ اور نیکی کا اہم حصہ ہے باری تعالی نے ابرار کی صفات کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

---

(١) البقرة : ١٧٧.
(٢) آل عمران : ٩٢.
(٣) مسلم : ٢٥٥٣.

:(وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا)[1]. اور جب کوئی عہد کرلیں تو اپنے عہد کو پورا کرنے کے عادی ہوں، ایسے ہی قول وفعل میں سچائی اختیار کرنا اور صداقت پر جمے رہنا بِرّ کے مقام تک پہونچنے اور جنت میں داخلے کا اہم سبب ہے سچائی اور راست گوئی نیک لوگوں کے اخلاق اور اللہ کے محبوب بندوں کی صفات کا حصہ ہے رسول رحمت ﷺ نے سچائی کی تاکید کرتے ہوئے اور اس کے فوائد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ؛ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا»[2]. سچائی اختیار کرو کیونکہ سچائی نیکی کی راہنمائی کرتی ہے اور نیکی یقیناً جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ انسان سچ بولتا رہتا ہے اور مسلسل سچ کی تلاش میں رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچا اور صِدِّیق لکھدیا جاتا ہے بلاشبہ مشکلات اور مصائب پر صبر کرنا سچوں کی راہ اور ابرار ومتقین کی خصلت ہے باری تعالی نے ابرار کی صفات کے ضمن میں آگے ارشاد فرمایا: (وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ)[3]. اور تنگی اور تکلیف میں نیز جنگ کے وقت صبر و استقلال کے خوگر ہوں ایسے ہی لوگ ہیں جو سچے (کہلانے کے مستحق) ہیں اور یہی لوگ ہیں جو

---

(١) البقرة : ١٧٧.
(٢) متفق عليه واللفظ لمسلم.
(٣) البقرة : ١٧٧.

که

متقی ہیں، بہر حال جن لوگوں نے اپنے ایمان میں اخلاص اور صداقت کا مظاہرہ کیا عبادت اور اطاعت کا اہتمام کیا اپنے آپ کو اعلی اخلاق اور پاکیزہ صفات سے آراستہ کیا اور اپنے اقوال وافعال میں سچائی اور نیکی کا راستہ اختیار کیا تو بلاشبہ ایسے حضرات نے بِرّ اور نیکی کی تمام قسموں کو جمع کرلیا اور خیر و خوبی کی تمام بنیادوں کو حاصل کرلیا[١].

اَبرار اور نیک لوگوں سے محبت کرنے والو! رب ذوالجلال والاکرام نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم خیر اور بھلائی کی کوشش میں لگے رہیں اور باہم ایک دوسرے کو بِرّ اور نیکی کی ترغیب دیتے رہا کریں چنانچہ ارشاد ہے: (وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ)[٢]. اور ایسی سرگوشی کرو جو نیکی کی بات اور تقوی پر مشتمل ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم سب کو جمع کرکے لے جایا جائے گا اسی طرح ہمیں اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ ہم خیر اور نیکی کے سلسلے میں باہم تعاون کرتے رہا کریں: (وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى)[٣]. اور نیکی اور تقوی میں ایک دوسرے کی اعانت کرتے رہو، کیونکہ خیر اور نیک اعمال کی برکت سے افراد اور معاشرے پر بڑا خوشگوار اثر قائم ہوتا ہے انفرادی اور اجتماعی کامیابی اور سعادت حاصل

---

(١) تفسير ابن كثير : (١/٤٨٦) .
(٢) المجادلة : ٩.
(٣) المائدة : ٢ .

ہوتی ہے اور پورا معاشرہ الفت و محبت امن واستحکام اور خیر و خوبی سے مالامال ہوتا ہے یا اللہ یا کریم ہم کو بِرّو نیکی اور خیر و خوبی کی توفیق عطا فرما ہمارے معاشرے کو اتحاد واتفاق اور الفت و محبت سے مالامال فرمادے ہم کو اپنی رحمت و عنایت اور اپنے فضل و کرم سے نوازدے اور اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے *

فَاللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْبَارِّينَ فِي أَقْوَالِهِمْ وَأَفْعَالِهِمْ، ووَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ، عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[١].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! نیکی اور بھلائی کی ایک عظیم صورت والدین کے ساتھ حسن سلوک ہے باری تعالی نے ہمیں والدین کے اکرام واحترام کی تاکید فرمائی ہے لہذا ہم اپنے والدین کے ساتھ احسان و احترام سے پیش آئیں ان کی اطاعت کریں ان سے نرمی سے بات کریں ان کے سامنے اپنی آواز پست رکھیں ان کے ساتھ تواضع اور حسن سلوک کریں ان کی خدمت کریں اور ان کو خوش رکھنے کی کوشش کریں کیونکہ والدین کا ہم پر بہت بڑا حق ہے انہوں نے ہماری پرورش اور تعلیم و تربیت کے سلسلے میں بڑی مشقتیں برداشت کی ہیں اور بہت قربانیاں پیش کی ہیں باری تعالی نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کے سلسلے میں حضرت یحیی علیہ السلام کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: (وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا)(١). اور وہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کرنے والے تھے اوروہ سرکش اور نافرمان نہیں تھے، واقعی ایک نیکو کار اور فرمانبردار بیٹا اپنے والدین کے ساتھ تواضع اور حسن سلوک کا

---

(١) مريم : ١٤.

مظاہرہ کرتا ہے ان کے ساتھ نرمی اور مروت کا معاملہ کرتا ہے[1] ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے اور ان کے دوستوں اور ملنے جلنے والوں سے تعلق رکھتا ہے رسول رحمت ﷺ کافرمان ہے: «إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ»[2]. سب سے بڑی نیکی بیٹے کا اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ صلہ تعلق اور رابطہ رکھنا ہے، ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کی برکت سے بیٹے کو جنت میں داخلہ نصیب ہوتا ہے[3] اور وہ مستجاب الدعوات بندوں میں شامل ہوجاتا ہے مشہور تابعی حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی والدہ ماجدہ کی بے انتہا خدمت کرتے اور بہت زیادہ حسن سلوک کرتے نبی کریم ﷺ نے ان کی تعریف میں ارشاد فرمایا: «يأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ... لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ»[4]. تمھارے پاس اویس ابن عامر قرنی آئیں گے ... وہ اپنی والدہ کے ساتھ بہت زیادہ نیکی اور حسن سلوک کرنے والے ہیں (ان کی شان یہ ہیکہ) وہ اگر اللہ پر کوئی قسم کھالیں تو اللہ تعالی ان کی قسم پوری فرمادے اب ضروری ہیکہ ہم ایمان واعمال نماز وروزہ اور زکوۃ وخیرات پر خصوصی توجہ دیں سچائی وعدہ وفائی صبر وتحمل اور باہمی تعاون کا خصوصی اہتمام کریں اپنے والدین کے

(١) الأسماء والصفات للبيهقي (١/١٧٩).
(٢) مسلم : ٢٥٥٢.
(٣) البغوي : (١/١٨٥)،
(٤) مسلم : ٢٥٤٢.

ساتھ احسان و مروت اور تواضع و احترام سے پیش آئیں اور ہر قسم کی نیکی اور بھلائی کی طرف سبقت کریں تاکہ ہم بھی ابرار و صالحین میں شامل ہو جائیں اور ہمیں اللہ کی رضا اور دین و دنیا کی سعادت حاصل ہو آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اِلٰہ العلمین ہم کو نیک اعمال کی توفیق عطا فرما اور ہم کو ابرار و صالحین میں شامل فرما ہماری عبادت و تلاوت اذکار و استغفار اور جملہ طاعات کو قبول فرما ہم کو دونوں جہان کی کامیابی عطا فرما دے *** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ، وَأَطِيعُوا رَبَّكُمْ فِيمَا أَمَرَ، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)(١). اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ زِدْنَا إِيمَانًا وَيَقِينًا، وَعَوْنًا وَتَوْفِيقًا، وَمَحَبَّةً وَتَلَاحُمًا، وَاغْفِرْ لَنَا وَلِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، وَبَارِكْ فِي أَوْلَادِنَا، وَأَدِمِ السَّعَادَةَ فِي بُيُوتِنَا وَوَطَنِنَا، وَاجْعَلْنَا بَارِّينَ بِآبَائِنَا، وَاصِلِينَ لِأَرْحَامِنَا. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ خليفة بن زايد لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.** اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً**

(١) الأحزاب : ٥٦ .

مِنْ عِنْدِكَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ يَتَنَعَّمُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ. وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ احْفَظْهُمْ بِحِفْظِكَ، وَأَنْزِلْ عَلَيْهِمْ نَصْرَكَ، اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.